

واقعہ تہنیت

<?xml encoding="UTF-8">

واقعہ تہنیت اس واقعے کی طرف اشارہ ہے جس میں پیغمبر اکرمؐ کے اصحاب، خاص کر پہلا اور دوسرا خلیفہ نے حجة الوداع کے موقع پر غدیر خم میں پیغمبر اکرمؐ کی طرف سے حضرت علیؑ کی ولایت اور جانشینی کی اعلان کے بعد مبارک بادی دی تھی۔ جس میں وہاں موجود صحابہ خاص کر خلیفہ اول اور دوم کی طرف سے امام علیؑ کو مبارک باد پیش کی گئی۔ اس واقعے کو امام علیؑ کی امامت اور ولایت کی حقانیت پر دلیل قرار دی جاتی ہے جس کا اعلان پیغمبر خداؐ نے واقعہ غدیر میں حاجیوں کے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کیا تھا۔

مبارک بادی کی تعبیر

واقعہ تہنیت پیغمبر اکرمؐ کی مبارکبادی کے اس واقعے کی طرف اشارہ ہے جو 18 ذوالحجہ 10ھ غدیر خم میں پیغمبر اکرمؐ کی طرف سے حضرت علیؑ کی ولایت اور جانشینی کی اعلان کے بعد پیش آیا۔ [1] خلیفہ دوم نے

"بَخْ بَخْ لَكَ يَا عَلِيُّ أَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ"

(اے علی بہت مبارک ہو آج میرے اور تمام مومن و مومنات کے مولا بن گئے) کہہ کر امام علیؑ کو مبارک باد دی۔ [2] بعض منابع میں لفظ علی کی جگہ "ابن ابی طالب" [3] یا "امیرالمؤمنین" [4] آیا ہے۔ اسی طرح بعض منابع میں مؤمن اور مؤمنہ کی جگہ مسلم آیا ہے۔ [5] احمد بن حنبل نے خلیفہ دوم کے جملے کو یوں نقل کیا ہے:

"حدثنا عبد الله حدثني ابي ثنا عَقَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ (وابی ہارون العبدی) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا بِغَدِيرِ خُمٍّ فَنُودِيَ فِينَا الصَّلَاةُ جَامِعَةً وَكُتِبَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِي أَوَّلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا بَلَى قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِي أَوَّلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ مَنْ كُنْتَ مَوْلَاهُ فَعَلَى مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وُلَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ قَالَ فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ هَنِيئًا يَا بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ"

(ترجمہ: اے ابوطالب کے بیٹے آپ کو مبارک ہو صبح و شام ہوگئی اور آپ مومن اور مومنہ کے مولا بن گئے) [6]

خطیب بغدادی کی کتاب تاریخ بغداد میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہوا ہے کہ عمر بن خطاب کی امیر المومنین کو مبارک بادی کے بعد آیہ اکمال نازل ہوئی۔ [7]

حضرت علیؑ کو مبارک دینے والے اصحاب

صحابہ میں سے ابوبکر، عمر بن خطاب، طلحہ اور زبیر نے غدیر خم میں حضرت علیؑ کو مبارک باد دی۔ [8] بعض مصنفین کہتے ہیں کہ ابوبکر اور عمر نے یہ کام پیغمبر اکرمؐ کے حکم [9] اور اس تذکر کے بعد انجام دیا کہ اس کی مخالفت کفر کا سبب بنے گا۔ [10] جبکہ بعض دوسرے منابع میں اس موقع پر خلیفہ دوم کی طرف سے اظہار مسرت کے ساتھ، [11] دوسروں سے بڑھ چڑھ کر حضرت علیؑ کو مبارک باد دینے [12] یا ان کو اس کام میں سب سے پہلے انجام دینے والا [13] یا انہیں اس کام میں سبقت لینے والوں میں سے [14] قرار دیا گیا ہے۔ [یادداشت 1] اگرچہ بہت سارے منابع میں اس تہنیتی جملے کی نسبت عمر بن خطاب کی طرف دی گئی

ہے۔ [15] لیکن بعض منابع میں آیا ہے کہ ابوبکر اور عمر نے ایک ساتھ مبارک باد دی تھی۔ [16] اسی طرح بعض دیگر کتب میں آیا ہے کہ حدیث تہنیت سید آل عدی [17] یا سید بنی عدی [18] (خلیفہ دوم کا نسب بھی عدی بن کعب سے ملتا ہے۔ [19]) یا بغیر نام کسی شخص [20] کے توسط سے نقل ہوئی ہے۔ ایک اور نقل کے مطابق خلیفہ دوم نے امام علیؑ کی ولایت کے اعلان کے بعد رسول خداؐ سے ایک ایسے جوان کا حوالہ دیتا ہے جس نے کہا کہ سوائے منافقین کے اس اعلان کی مخالفت کوئی نہیں کرے گا، اس موقع پر پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا وہ جوان جبرئیل تھا۔ [21] امام علیؑ کی امامت پر دلالت

خلیفہ دوم کی طرف سے امام علیؑ کو مبارک باد دینا حقیقت میں واقعہ غدیر میں پیغمبر اکرمؐ کی طرف سے حضرت علیؑ کی جانشینی [22] دوسروں پر امام علیؑ کی برتری [23] اور علمیت پر دلیل قرار دی جاتی ہے۔ [24] بعض منابع میں آیا ہے کہ امام علیؑ نے بعد میں خلیفہ اول سے ملاقات کے وقت اسی مطلب کو خلافت پر اپنی حقانیت کی دلیل قرار دیا ہے۔ [25] فیض کاشانی کے مطابق خلیفہ دوم نے اس جملے کی ادائیگی کے بعد حضرت علیؑ کو امیر المؤمنین کے عنوان سے سلام کیا۔ [26] یہ واقعہ کب پیش آیا

اکثر منابع کے مطابق صحابہ نے واقعہ غدیر میں پیغمبر اکرمؐ کی طرف سے امام علیؑ کی جانشینی کے اعلان کے بعد مبارک باد دی۔ [27] ایک نقل کے مطابق امام علیؑ کی جانشینی کے اعلان کے بعد پیغمبر اسلامؐ نے حضرت علیؑ کے لئے ایک الگ خیمہ نصب کرنے اور تمام اصحاب کو ایک ایک کر کے آپؐ کو مبارک باد دینے کے لئے اس خیمے کے اندر جانے کا حکم دیا۔ [28] بعض منابع میں اس واقعے کو روز مباہلہ یا عقد اخوت کے ساتھ ربط دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ پیغمبر اکرمؐ کی طرف سے امام علیؑ کی جانشینی کے اعلان کے بعد عمر بن خطاب نے آپؐ کو مبارک باد دی۔ [29]

حوالہ جات

- 1- امینی، الغدير، 1416ھ، ج1، ص508۔
2. ہلالی، کتاب سلیم بن قیس، 1405ھ، ج2، ص829؛ فرات کوفی، تفسیر فرات الکوفی، 1410ھ، ص516؛ مفید، الارشاد، 1413ھ، ج1، ص177۔
3. التفسیر المنسوب الی الإمام العسکری، 1409ھ، ص112؛ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 1417ھ، ج8، ص284؛ ابن عساکر، تاریخ دمشق، 1415ھ، ج42، ص233۔
4. خصیعی، الهدایة الكبرى، 1419ھ، ص104۔
5. صدوق، الأمالی، 1376 شمسی، ص2؛ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 1417ھ، ج8، ص284؛ ابن کثیر، البدایة و النہایة، 1407ھ، ج7، ص349۔
6. ابن حنبل، مسند احمد بن حنبل، 1416ھ، ج30، ص430۔
7. خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 1417ھ، ج8، ص284۔

8. حلى، العدد القوية، 1408هـ، ص183.
9. التفسير المنسوب الى الإمام العسكري، 1409هـ، ص112.
10. هلالى، كتاب سليم بن قيس، 1405هـ، ج2، ص829.
11. اربلى، كشف الغمة، 1381هـ، ج1، ص237.
12. مفيد، الارشاد، 1413هـ، ج1، ص177؛ طبرسى، إعلام الورى، 1390هـ، ص133.
13. مفيد، مسار الشيعة، 1422هـ، ص44؛ بحراني، مدينة معاجز، 1413هـ، ج2، ص269.
14. ابن طاووس، طرف من الأنباء و المناقب، 1420هـ، ص362.
15. هلالى، كتاب سليم بن قيس، 1405هـ، ج2، ص829؛ التفسير المنسوب الى الإمام العسكري، 1409هـ، ص112؛ خصيبى، الهداية الكبرى، 1419هـ، ص104؛ صدوق، الأمالى، 1376شمسى، ص2؛ مفيد، الارشاد، 1413هـ، ج1، ص177.
16. امينى، الغدير، 1416هـ، ج1، ص512.
17. شامى، الدر النظيم، 1420هـ، ص444.
18. ديلمى، غرر الاخبار، 1427هـ، ص356.
19. ابن عبدالب، الاستيعاب، 1412هـ، ج3، ص1144.
20. فرات كوفى، تفسير فرات الكوفى، 1410هـ، ص516.
21. شامى، الدر النظيم، 1420هـ، ص253.
22. كراجكى، كنز الفوائد، 1410هـ، ج2، ص96.
23. شامى، الدر النظيم، 1420هـ، ص268.
24. ديلمى، غرر الاخبار، 1427هـ، ص349.
25. ديلمى، ارشاد القلوب، 1412هـ، ج2، ص264؛ خصيبى، الهداية الكبرى، 1419هـ، ص103 – 104.
26. فيض كاشانى، نواذر الأخبار، 1371شمسى، ص166.
27. هلالى، كتاب سليم بن قيس، 1405هـ، ج2، ص828 – 829؛ التفسير المنسوب الى الإمام العسكري، 1409هـ، ص112؛ فرات كوفى، تفسير فرات الكوفى، 1410هـ، ص516؛ صدوق، الأمالى، 1376شمسى، ص2؛ مفيد، الارشاد، 1413هـ، ج1، ص175؛ ابن عساكر، تاريخ دمشق، 1415هـ، ج42، ص234.
28. هلالى، كتاب سليم بن قيس، 1405هـ، ج2، ص829؛ مفيد، الارشاد، 1413هـ، ج1، ص176؛ طبرسى، إعلام الورى، 1390هـ، ص132.
29. ابن بطريق، عمدة عيون، 1407هـ، ص169؛ ابن شاذان، الروضة، 1423هـ، ص76 – 77؛ اربلى، كشف الغمة، 1381هـ، ج1، ص328.
30. نوٹ
31. وَأَظْهَرَ عُمْرُ بِذَلِكَ سُرُورًا كَامِلًا وَ قَالَ فِيمَا قَالَ بَخْ بَخْ لَكَ يَا عَلِيُّ أَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ

مآخذ

- ابن بطريق، يحيى بن حسن، عمدة عيون صحاح الأخبار فى مناقب إمام الأبرار، قم، جامعه مدرسين، 1407هـ.

- ابن حنبل، احمد بن محمد، مسند الإمام أحمد بن حنبل، تحقيق عبدالله بن عبدالمحسن تركي و دیگران، بیروت، مؤسسة الرسالة، 1416هـ.
- ابن شاذان قمي، شاذان بن جبرئيل، الروضة في فضائل أمير المؤمنين علي بن أبي طالب (ع)، تحقيق علي شكرچی، قم، مكتبة الأمين، 1423هـ.
- ابن طاووس، علي بن موسى، طرف من الأنباء و المناقب، تحقيق قيس عطار، مشهد، تاسوعا، 1420هـ.
- ابن عبدالبر، يوسف بن عبدالله، الاستيعاب في معرفة الاصحاب، تحقيق علي محمد البجاوي، بيروت، دارالجيل، 1412هـ.
- ابن عساكر، علي بن حسن، تاريخ مدينة دمشق و ذكر فضلها و تسمية من حلها من الأمثال أو اجتاز بنواحيها من واردتها و أهلها، تحقيق علي شيرى، بيروت، دارالفكر، 1415هـ.
- ابن كثير، اسماعيل بن عمر، البداية و النهاية، بيروت، دارالفكر، 1407هـ.
- اربلى، علي بن عيسى، كشف الغمة في معرفة الأئمة، تحقيق هاشم رسولی محلاتی، تبريز، بنی هاشمی، 1381هـ.
- امينی، عبد الحسين، الغدير في الكتاب و السنة و الأدب، قم، مركز الغدير للدراسات الاسلاميه، 1416هـ.
- بحرانی، سيد هاشم بن سليمان، مدينة معاجز الأئمة الإثني عشر، قم، مؤسسة المعارف الإسلامية، 1413هـ.
- التفسير المنسوب الى الامام ابی محمد الحسن بن علي العسكري (ع)، تحقيق مدرسه امام مهدي (عج)، قم، 1409هـ.
- حسكاني، عبيدالله بن عبدالله، شواهد التنزيل لقواعد التفضيل، تهران، وزارت فرهنگ و ارشاد اسلامي، 1411هـ.
- حلي، علي بن يوسف بن المطهر، العدد القوية لدفع المخاوف اليومية، قم، كتابخانه آية الله مرعشي نجفی، 1408هـ.
- خصيبی، حسين بن حمدان، الهداية الكبرى، بيروت، البلاغ، 1419هـ.
- خطيب بغدادی، احمد بن علي، تاريخ بغداد، تحقيق مصطفى عبد القادر عطا، بيروت، دارالكتب العلمية، 1417هـ.
- ديلمی، حسن بن محمد، إرشاد القلوب إلى الصواب، قم، الشريف الرضي، 1412هـ.
- ديلمی، حسن بن محمد، غرر الاخبار و دُرر الآثار في مناقب ابی الأئمة الاطهار، تحقيق اسماعيل ضيغم، قم، دليل ما، 1427هـ.
- شامی، يوسف بن حاتم، الدر النظيم في مناقب الأئمة الهمام، قم، جامعه مدرسين، 1420هـ.
- صدوق، محمد بن علي، الأمالي، تهران، كتابچی، چاپ ششم، 1376هجری شمسی.
- طبرسی، فضل بن حسن، إعلام الوری بأعلام الهدی، تهران، اسلاميه، چاپ سوم، 1390هـ.
- فيض كاشانی، محمد محسن، نوادر الأخبار فيما يتعلق بأصول الدين، تهران، مؤسسه مطالعات و تحقيقات فرهنگي، 1371هجری شمسی.
- كراچكي، محمد بن علي، كنز الفوائد، تحقيق عبدالله نعمة، قم، دارالذخائر، 1410هـ.
- كوفي، فرات بن ابراهيم، تفسير فرات الكوفي، تحقيق محمد كاظم، تهران، وزارت فرهنگ و ارشاد اسلامي، مؤسسة الطبع و النشر، 1410هـ.

- مجلسی، محمدباقر، بحارالأنوار الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار، بيروت، دار إحياء التراث العربی، چاپ دوم، 1403 هـ.
- مفید، محمد بن محمد بن نعمان، الإرشاد فی معرفة حجج الله علی العباد، قم، کنگره شیخ مفید، 1413 هـ.
- مفید، محمد بن محمد بن نعمان، مسار الشيعة فی مختصر تواریخ الشریعة، چاپ شده در «مجموعة نفیسة فی تاریخ الأئمة(ع)»، بیروت، دارالقاری، 1422 هـ.
- ہلالی، سلیم بن قیس، کتاب سلیم بن قیس الہلالی، تحقیق محمد انصاری زنجانی خوئینی، قم، الہادی، 1405 هـ.